

EDITORIAL 04 JAN 2021

Sanctity of contracts

Editorial 04 Jan 2021

THE Pakistani taxpayer has to foot yet another bill. The government is paying a whopping 28.7\$ m from the national treasury to a Washington-based asset recovery firm Broadsheet LLC because it reneged تجدید شدہ on a contractual agreement.

At the centre of this debacle شکست is the National Accountability Bureau that had signed the original agreement with the company to recover stolen assets stashed in various offshore غیر ملکی accounts.

The disagreement اختلاف between the two parties ended up in court which ruled against NAB and the government of Pakistan, resulting in the payment of damages. It is a

پاکستانی ٹیکس دہندگان کو ابھی ایک اور بل چلنا پڑا۔ حکومت قومی خزانے سے مجموعی طور پر 28.7 ملین ڈالر کی ادائیگی واشنگٹن میں واقع ایک اثاثہ بازیابی کمپنی براڈشیٹ ایل ایل سی کو دے رہی ہے کیونکہ اس نے معاہدے پر معاہدہ کیا تھا۔

اس شکست کے مرکز میں قومی احتساب بیورو ہے جس نے کمپنی کے ساتھ مختلف آف شور اکاؤنٹس میں جمع چوری شدہ اثاثوں کی بازیابی کے لئے اصل معاہدے پر دستخط کیے تھے۔

دونوں فریقوں کے مابین اختلاف عدالت میں ختم ہوا جس نے نیب اور حکومت پاکستان کے خلاف فیصلہ دیا جس کے نتیجے میں ہرجانے کی ادائیگی ہوئی۔ یہ ، سرکاری نااہلی ، ناقص فیصلے ، غیر ذمہ داری سے نمٹنے

familiar story of official incompetence نااہلی, *poor judgement, irresponsible handling and shoddy legal defence leading to a steep cost being paid by the country.*

If this were a one-off issue, perhaps it could have been attributed منسوب *to one department's blunder* غلطی. *Sadly, it has now become a trend. There is a long list of cases where Pakistan has lost in international courts and is either appealing the judgements or negotiating with the aggrieved* غمزہ *party on the amount to be repaid.*

The most glaring example is of the Tethyan Copper Company which won an award against Pakistan totalling nearly \$6bn. The story of the blunder was similar: a contract agreed upon and then reneged upon.

At play is a deeper malaise گہری *the inability of Pakistani officialdom to recognise the sanctity* تقدس *of contracts. This grave weakness — perhaps bordering on criminal apathy and negligence — manifests* ظاہر ہوتا ہے *itself in the*

ور ناقص قانونی دفاع کی ایک واقعہ کہانی ہے جس کے نتیجے میں ملک کی جانب سے کھڑی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔

اگر یہ یکطرفہ مسئلہ ہوتا تو شاید اس کا ذمہ دار کسی ایک شعبے کی غلطی سے ہوا جاسکتا ہے۔ افسوس کی بات ہے، اب یہ ایک رجحان بن گیا ہے۔ ایسی مقدمات کی ایک لمبی فہرست موجود ہے جہاں پاکستان بین الاقوامی عدالتوں میں ہار گیا ہے اور یا تو فیصلوں کی اپیل کر رہا ہے یا اس رقم کی ادائیگی کے لئے مشتعل فریق سے بات چیت کر رہا ہے۔

سب سے واضح مثال تیتیان کاپر کمپنی کی ہے جس نے پاکستان کے خلاف تقریباً 6 بلین ڈالر کا ایوارڈ جیتا۔ غلطی کی کہانی بھی ایسی ہی تھی: ایک معاہدے پر اتفاق ہوا اور پھر اس پر عمل درآمد کیا گیا۔

معاہدے کے تقدس کو تسلیم کرنے میں پاکستانی اہلکار کی نااہلی۔ یہ سنگین کمزوری - شاید مجرمانہ بے حسی اور لاپرواہی کا پابند ہونا - خود کو اس حادثے میں ظاہر کرتی ہے جس کے ساتھ اس طرح کے تنازعات کا سامنا کیا جاتا ہے۔

casualness چینی *with which such disputes* are handled.

It is also **reflective** عکاس of a deeply flawed understanding of how disputes of an international nature should be tackled and what could be the costs of blundering on the legal front. A similarly cavalier approach is visible in this latest case.

Officials of the federal government and NAB are, as usual, blaming previous governments instead of pinning specific responsibilities, learning the right lessons, and putting in place a corrective mechanism that ensures such huge blunders are not repeated. The **unavoidable** ناگزیر conclusion at this stage, however, is that soon this too will become business as usual in order to cover up internal weaknesses and systemic inadequacies.

No one will be held accountable for the steep cost that Pakistan has been **compelled** مجبور to pay for official **incompetence** نااہلی.

یہ گہری ناقص فہم کا بھی عکاس ہے کہ کسی بین الاقوامی نوعیت کے تنازعات سے کس طرح ٹھٹھا چاہئے اور قانونی محاذ پر غلط فہمیاں لگانے کے کیا اخراجات ہوسکتے ہیں۔ اسی تازہ ترین معاملے میں اسی طرح کیولائیئر کا نقطہ نظر نظر آتا ہے۔

، وفاقی حکومت اور نیب کے عہدے دار ہمیشہ کی طرح سابقہ حکومتوں پر الزامات عائد کرتے ہیں کہ وہ مخصوص ذمہ داریوں کو ٹھکانے لگانے ، صحیح اسباق سیکھنے کے بجائے ، اور ایک اصلاحی میکانزم بنانے کی وجہ سے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ اتنی بڑی غلطیوں کو دہرایا نہیں جاتا ہے۔ تاہم ، اس مرحلے پر ناگزیر نتیجہ یہ ہے کہ جلد ہی یہ بھی داخلی کمزوریوں اور نظامی عدم استحکام کو چھپانے کے لئے معمول کے مطابق کاروبار بن جائے گا۔

کسی کو بھی اس کھڑی لاگت کا جوابدہ نہیں ٹھہرایا جائے گا جس کی وجہ سے پاکستان کو سرکاری نااہلی کی قیمت ادا کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔

Circular debt

Editorial 04 Jan 2021

THE government's plan to settle the outstanding dues of IPPs amounting to Rs450bn in three tranches خندقیں is only the first step towards liquidation of the power sector's circular debt. According to reports, the IPPs will get 30pc of their existing debt stock this month and the remaining amount in two equal tranches in June and December.

Under the plan, one-third of the arrears بقایا جات will be paid to the power producers in cash and the remainder in the form of Pakistan Investment Bonds at the floating rate. The IMF also gave its nod to the plan after the government agreed to heftily بھاری increase the base electricity tariff as demanded by the lender of the last resort.

The payment of the first tranche will immediately lead to materialisation of the MoUs

حکومت کا آئی پی پیز کے بقایا واجبات کو تین قسطوں میں چار سو پچاس ارب روپے حل کرنے کا منصوبہ بجلی کے شعبے کے سرکر قرض کو ختم کرنے کی طرف صرف پہلا قدم ہے۔ اطلاعات کے مطابق، آئی پی پیز کو رواں ماہ میں اپنے موجودہ قرض اسٹاک کا 30 اور باقی رقم جون اور دسمبر میں دو مساوی خطوں میں ملے گی۔

منصوبے کے تحت، بقایا واجبات کا ایک تہائی بجلی پیدا کرنے والوں کو نقد اور باقی رقم پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز کی شکل میں فلوٹنگ ریٹ پر ادا کی جائے گی۔ آخری حربے کے قرض دہندگان کے مطالبہ کے مطابق حکومت نے بیس بجلی کے نرخوں پر بھاری اضافہ کرنے پر رضامندی ظاہر کرنے کے بعد آئی ایم ایف نے بھی اس منصوبے کی منظوری دے دی۔

پہلی قسط کی ادائیگی سے حکومت اور بجلی پیدا کرنے والوں کے مابین گذشتہ سال اگست میں باضابطہ



EXPERT
OPINION

THE EXPRESS
TRIBUNE
WITH THE International Herald Tribune



signed between the

معاهدوں پر دستخط کیے گئے معاهدوں پر فوری طور پر

government and power producers in August last year into formal agreements.

The MoUs provide for changes in the terms of the existing power purchase agreements that will reduce the size of the guaranteed capacity payments or **fixed costs paid to the IPPs, a major source of **accumulation** of the circular debt. The government is expecting savings of Rs850bn over a period of 10 years, following the **modifications** in PPAs.**

The IPPs, which had demanded full payment of their money before they agreed to implement their revised PPAs, seem to have moved away from their earlier position in the 'larger interest of the country' as the plan will also help them improve their tight liquidity position and make new investments in new schemes.

عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

ایم او یوز بجلی کی خریداری کے موجودہ معاہدوں کی شرائط میں تبدیلی کی سہولت فراہم کرتے ہیں جو گردش قرضے جمع کرنے کا ایک اہم ذریعہ ، آئی پی پیوں کو ادا کی جانے والی گارنٹی کی ادائیگی یا مقررہ اخراجات کے سائز کو کم کر دیں گے۔ حکومت پی پی اے میں ترمیم کے بعد 10 سال کی مدت میں 850 بلین روپے کی بچت کی توقع کر رہی ہے۔

آئی پی پیز ، جنہوں نے اپنے نظر ثانی شدہ پی پی اے پر عمل درآمد کرنے سے پہلے ان کی رقم کی مکمل ادائیگی کا مطالبہ کیا تھا ، ایسا لگتا ہے کہ وہ 'ملک کے بڑے مفاد' میں اپنی سابقہ پوزیشن سے دور ہوجکے ہیں کیونکہ اس منصوبے سے ان کی مضبوطی کی پوزیشن کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی اور نئی اسکیموں میں نئی سرمایہ کاری کریں۔



**EXPERT
OPINION**

TRIBUNE
WITH THE International Herald Tribune



There is, however, an opportunity for the PTI government. If it really means what it says about fixing this

تاہم ، پی ٹی آئی کی حکومت کے لئے ایک موقع ہے۔ اگر اس واقعی کا مطلب یہ ہے کہ اس ٹوٹے ہوئے نظام کو

means what it says about fixing this broken system, it could treat this latest issue as a **diagnostic** تشخیصی and **prescriptive** نسخہ دار test case.

Prime Minister Imran Khan is in the unenviable position of having to pay these enormous damages under his watch, and therefore, instead of just signing the cheque and moving on, he should order a thorough inquiry at all levels to determine what went wrong, who made it go wrong and what can be done to fix the loopholes in the system. Pakistan cannot afford this trend any longer.

Published in Dawn, January 4th, 2021

ٹھیک کرنے کے بارے میں کیا کہتا ہے تو ، یہ اس تازہ ترین مسئلے کو تشخیصی اور نسخہ ٹیسٹ کے معاملے کی طرح سمجھ سکتا ہے۔

وزیر اعظم عمران خان اپنی نگرانی کے تحت ناقابل تلافی پوزیشن پر ہیں کہ انہوں نے ان بے حد نقصانات کو ادا کرنا ہے ، اور اس وجہ سے ، وہ صرف چیک پر دستخط کرنے اور آگے بڑھنے کے بجائے ، اس بات کا تعین کرنے کے لئے ہر سطح پر مکمل تحقیقات کا حکم دیں کہ غلطی کس نے کی ، کس نے بنایا یہ غلط ہو گیا ہے اور سسٹم میں موجود خامیاں دور کرنے کے لئے کیا کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان اس رجحان کا مزید متحمل نہیں ہو سکتا۔



**EXPERT
OPINION**

TRIBUNE THE EXPRESS
WITH THE International Herald Tribune



*The settlement scheme covers the 50-odd IPPs which were set up in the 1990s and 2000s and had consented to the **alterations** تبدیلی*

تصفیے کی اسکیم میں 50 طاق آئی پی پیز شامل ہیں جو اور 2000 کی دہائی میں تشکیل دی گئیں اور 1990 حکومت کے ساتھ بجلی کی خریداری کے معاہدوں میں

proposed مجوزہ in their power purchase deals with the government. The majority of these plants have completed their life cycles or paid off their debts.

Therefore, we should not expect an immediate resolution of the circular debt problem even after materialisation of the revised deals with the IPPs. In recent years, the major build-up in the circular debt has been caused by capacity payments to large power projects set up since 2015, primarily as part of the multibillion-dollar CPEC initiative, with Chinese money.

So far, no progress has been made to get the terms of the PPAs with these companies **renegotiated** دوبارہ although we are told that contacts have been made with Beijing at the highest level. Until these contacts pay off, the resolution of the **mounting** power-sector debt will have to wait.

تجویز کردہ ردوبدل پر رضامند ہوئیں۔ ان پودوں کی اکثریت اپنی زندگی کے چکروں کو مکمل کر لی ہے یا اپنے قرضوں کی ادائیگی کی ہے۔

لہذا ، ہمیں آئی پی پیز کے ساتھ نظر ثانی شدہ سودوں کے اجرا کے بعد بھی سرکلر قرضوں کے مسئلے کے فوری حل کی توقع نہیں کرنی چاہئے۔ حالیہ برسوں میں ، سرکلر قرضوں میں بڑی تیزی 2015 کے بعد سے قائم بڑے بجلی منصوبوں کی صلاحیت کی ادائیگی کی وجہ سے ہوئی ہے بنیادی طور پر چینی پیسے سے اربوں ڈالر کے سی پی ، ای سی اقدام کے حصے کے طور پر۔

ابھی تک ، ان کمپنیوں کے ساتھ پی پی اے کی شرائط پر دوبارہ بات چیت کرنے میں کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی ہے حالانکہ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اعلیٰ سطح پر بیجنگ کے ساتھ رابطے کیے گئے ہیں۔ جب تک یہ رابطے ختم نہیں ہو جاتے ، بڑھتے ہوئے بجلی کے شعبے کے قرض کے حل کے لئے انتظار کرنا پڑے گا۔



**EXPERT
OPINION**

TRIBUNE THE EXPRESS
WITH THE International Herald Tribune



Published in Dawn, January 4th, 2021

Clean water
Editorial 04 Jan 2021

MUCH has been said and written about the persistent shortage of clean drinking water in the country. However, no government seems to take note of the challenge or the fact that failure to meet this fundamental need of the population has exacted a huge toll on lives and health.

A recent report published by the Pakistan Medical Association states that nearly two-thirds of 200m Pakistanis have been deprived of clean potable water, putting them at greater risk of contracting serious illnesses.

Nowhere is this aspect more apparent than in the number of deaths caused by diarrhoea, which is a water-borne disease and the leading cause of

ملک میں پینے کے صاف پانی کی مستقل کمی کے بارے میں بہت کچھ کہا اور لکھا گیا ہے۔ تاہم ، کوئی بھی حکومت اس چیلنج یا اس حقیقت کا نوٹس نہیں لیتی ہے کہ آبادی کی اس بنیادی ضرورت کو پورا کرنے میں ناکامی نے زندگیوں اور صحت کو بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے۔

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے ذریعہ شائع ہونے والی ایک حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 200 ملین پاکستانیوں میں سے تقریباً دو تہائی پاک پانی کو پینے کے صاف پانی سے محروم کر دیا گیا ہے ، جس کی وجہ سے وہ سنگین بیماریوں کا شکار ہونے کے زیادہ خطرہ میں ہیں۔

اسہال سے ہونے والی اموات کی تعداد کے مقابلے میں یہ پہلو کہیں زیادہ واضح نہیں ہے ، جو پانی سے چلنے والی بیماری ہے اور ملک میں بچوں میں اموات کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ مزید یہ کہ ، پی ایم اے کی رپورٹ کے



**EXPERT
OPINION**

TRIBUNE
WITH THE International Herald Tribune



mortality among infants in the country. Moreover, according to the PMA report, the incredibly poor quality of water is also responsible for 30pc of diseases

مطابق ، پانی کا ناقابل یقین حد تک ناقص معیار بھی اموات میں مبتلا ہونے c ملک میں 30 بیماریوں اور 40 کا ذمہ دار ہے۔

and 40pc of deaths occurring in the country.

The report has mentioned the 2019 XDR-typhoid outbreak in Sindh and the **tenacious** سخت poliovirus that has yet to be **eliminated** ختم. It is evident that these health concerns arise from bad **sanitation** صفائی and poor water quality.

Pakistan has the world's fourth highest **consumption** کھپت figures for water while its population is the fifth largest globally. Bad policies and environmentally damaging practices, such as the release of untreated industrial and domestic waste into water bodies, combined with changing rainfall patterns, have worsened water shortages in the country.

ٹائیفائیڈ XDR اس رپورٹ میں سندھ میں 2019 کے وباء اور اس تکلیف دہ پولیو وائرس کا ذکر کیا گیا ہے جس کا خاتمہ ابھی باقی ہے۔ یہ واضح ہے کہ صحت کی یہ پریشانی خراب صفائی اور پانی کے ناقص معیار سے پیدا ہوتی ہے۔

پاکستان پانی کی کھپت کے لحاظ سے دنیا کے چوتھے نمبر پر ہے جبکہ اس کی آبادی عالمی سطح پر پانچویں نمبر پر ہے۔ خراب پالیسیاں اور ماحولیاتی طور پر نقصان دہ طریقوں جیسے پانی کے ذخیروں میں غیر علاج شدہ صنعتی اور گھریلو کچرے کو چھوڑنا، بارش کے بدلتے نمونے کے ساتھ مل کر، ملک میں پانی کی قلت کو مزید خراب کر دیا ہے۔



EXPERT
OPINION

THE EXPRESS
TRIBUNE
WITH THE International Herald Tribune



Meanwhile, rapid and irregular urbanisation has **exacerbated** بڑھ گیا the strain on the country's water resources, to an extent where in the largest city, several localities have virtually no option but to do without running water for weeks on end.

دریں اثنا، تیز رفتار اور بے قاعدگی سے شہرکرن نے، اس حد تک ملک کے آبی وسائل پر دباؤ بڑھا دیا ہے جہاں ایک بڑے شہر میں، کئی علاقوں میں ہفتوں تک نلکے پانی کے بغیر کام کرنے کے پاس عملی طور پر کوئی چارہ نہیں ہے۔

The IMF ranks Pakistan third in the list of nations that are suffering from acute water shortage, while other global agencies have warned that the country might run out of water altogether by 2025.

The authorities need to realise the gravity of the situation and start work towards developing sustainable پائیدار water supplies and better sanitation infrastructures if it wants to avoid a catastrophe تباہی that is just around the corner.

Published in Dawn, January 4th, 2021

پانی کی شدید قلت کا شکار ممالک کی فہرست میں آئی ایم ایف پاکستان کو تیسرے نمبر پر رکھتا ہے ، جبکہ دیگر عالمی ایجنسیوں نے خبردار کیا ہے کہ سن 2025 تک یہ ملک مکمل طور پر پانی کی نذر ہو جائے گا۔

حکام کو صورتحال کی کشش کو محسوس کرنے اور پائیدار پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرے کے بہتر ڈھانچے کی ترقی کی طرف کام شروع کرنے کی ضرورت ہے اگر وہ کسی تباہی سے بچنا چاہتا ہے جو آس پاس کے آس پاس موجود ہے۔



**EXPERT
OPINION**

TRIBUNE THE EXPRESS
WITH THE International Herald Tribune